وخیر جلیس فی الزمان کتاب

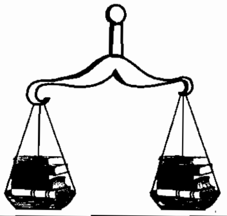

میزان

تبصرۂ کتب

نام کتاب: شمائل کبریٰ (سات جلدیں)

مؤلف: مفتی محمد ارشاد قاسمی

ناشر: زمزم پبلشرز، نزد مقدس مسجد، اردو بازار، کراچی

صفحات: جلد۱، ۵۸۲، جلد۲، ۲۸۴، جلد۳، ۵۵۸، جلد۴، ۴۷۸، جلد۵، ۴۷۹، جلد۶، ۴۱۲، جلد۷، ۳۴۸،

قیمت: درج نہیں

تبصرہ نگار: ڈاکٹر عبدالحیٔ ابڑو، اسلام آباد

اللہ تعالیٰ نے آقائے دو جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ''اسوۂ حسنہ'' قرار دیا ہے، اور یہ ہر باشعور مؤمن کی دلی خواہش رہی ہے کہ اس کے لیل و نہار آقائے دو جہاں ﷺ کے طرزِ معاشرت کی پیروی میں گزریں، اس کا سونا جاگنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، پہننا اوڑھنا، لین دین، میل ملاقات، شادی بیاہ اور اپنے پروردگار سے رشتہ وتعلق سب کچھ اسی اسوۂ حسنہ کے مطابق ہو، اللہ کے بعض نیک بندوں نے ہر دور میں اپنے قلم اور عمل سے اس اسوۂ حسنہ کی تصویریں پیش کی ہیں، عام ذخیرۂ احادیث میں جہاں اس کی جھلکیاں موجود ہیں، وہیں ''شمائلِ رسول ﷺ'' تدوین حدیث کی ایک الگ صنف بن گئی ہے، متعدد محدثین نے شمائل پر احادیث یک جا کی ہیں، یا ان کی تشریح وتوضیح کے لئے قلم اٹھایا ہے، برصغیر کے اہل علم ودانش نے مقامی زبانوں اور بالخصوص اردو میں شمائل پر جو متعدد تالیفات مرتب کی ہیں، ان میں سے تازہ ترین کاوش مفتی محمد ارشاد قاسمی کی زیر نظر تالیف ہے، مفتی صاحب مدرسہ ریاض العلوم، گورینی (جون پور، اترپردیش) میں حدیث کے استاد ہیں انھوں نے کوشش کی ہے کہ آقائے

دو جہاں ﷺ کی ''پیاری پیاری سنتیں'' اس طرح یک جا کر دی جائیں کہ انہوں پڑھ کر مؤمنین کے دلوں میں پیروی کی خواہش اور شوق پیدا ہو جائے، کتاب کی رفتارِ اشاعت اور مختلف جلدوں پر متعدد بزرگوں کی تقاریظ دیکھ کر احساس ہوتا ہے کہ جنابِ مؤلف کی کاوش کو پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔

پہلی جلد میں ''کھانے پینے، لباس، نیند و بیداری، خواب اور امورِ زینت کے متعلق (آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے) پاکیزہ حالات کا مفصل بیان ہے۔ (جلد اول/ص ۳۵) دوسری جلد میں ''آپ ﷺ کے معاملات خرید و فروخت، ہدیہ، قرض، گھوڑے اونٹ بکری پالنے اور آپ ﷺ کی سواری اور سفر کے متعلق سنن و عادات اور اقوال و تعلیمات کا مفصل ذکر ہے''۔ (ص ۱۷) تیسری جلد آپ ﷺ کے مکارم اخلاق سے متعلق ہے، اس جلد کے آغاز میں اخلاق سے متعلق ایسی احادیث یک جا کی گئی ہیں جن میں مکارم کی تاکید اور ان کے متنوع فضائل اور ترغیبات کا ذکر ہے، چوتھی جلد میں آپ ﷺ کے ''جسمانی احوال و صفات اور پاکیزہ خصائل و شمائل بسط و تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں۔ (ص ۲۴) پانچویں جلد میں ''طہارت، مسواک، وضو، غسل، تیمّم، مسح، مسجد، اذان اور نماز کے متعلق آپ ﷺ کے پاکیزہ شمائل کا تذکرہ یک جا کیا گیا ہے''۔ (ص ۲۸) چھٹی جلد میں آقائے دو جہاں ﷺ کی ''نماز کی مکمل تصویر اور اس کے تفصیلی نقشے کو سنن و آثار کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے''۔ (ص ۲۱) ساتویں اور تا حال آخری جلد بھی نماز ہی سے متعلق ہے، اور اس میں آقائے دو جہاں ﷺ کی ''صلوٰۃ اللیل، نماز تہجد، تراویح، وتر، اشراق، چاشت، تحیۃ الوضو و المسجد، نماز استخارہ، صلوٰۃ التسبیح، نماز کسوف و خسوف و استقا، نماز جمعہ، نماز عید و بقرعید و نماز سفر'' کے متعلق احادیث و آثار کی تشریح و توضیح کی گئی ہے۔ آئندہ جلدوں میں جناب مؤلف نمازِ جنازہ، زکوٰۃ، روزہ، رویت ہلال اور اعتکاف وغیرہ کے بارے میں شمائل نبوی ﷺ کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔

جناب مؤلف نے کتاب کے انداز ترتیب و تالیف کے بارے میں لکھا ہے:

> مؤلف نے التزام کیا ہے کہ شمائل کے متعلق حدیث اور سیرت وغیرہ کی کتب معتبرہ میں جو مضامین مذکور ہیں بالاستیعاب آجائیں، حتی الوسع سنن کا کوئی گوشہ مخفی نہ رہ جائے، نیز ہر باب کے متعلق صحیح، حسن، ضعیف جو روایتیں مل سکی ہیں، لی گئی ہیں جیسا کہ اصحابِ سیر و شمائل کا طریقہ رہا ہے، البتہ واہی اور موضوع سے گریز کیا گیا ہے، تاہم ابن جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ جیسی گرفت کا لحاظ نہیں کیا گیا

ہے۔ (ج ۱، ص ۳۳)

صحیح احادیث کے ساتھ ضعیف احادیث سے استفادے کو اس لئے جائز قرار دیا گیا ہے کہ ''محدثین وفقہا وغیرہ نے کہا ہے کہ حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل وترغیب وترہیب میں جائز اور مستحب ہے، تاوقتیکہ موضوع نہ ہو''۔ (ج ۱، ص ۵۲) چنانچہ جناب مؤلف نے کتاب میں ضعیف احادیث کی اچھی خاصی تعداد شامل کرلی ہے، مگر ان کے ضعف کی طرف کوئی اشارہ نہیں کیا، ہماری محدود معلومات کی حد تک جن بزرگوں نے ترغیب وترہیب کے لئے ضعیف اقوال سے استناد کو جائز قرار دیا ہے، ان میں سے بھی محتاط بزرگ اس پر زور دیتے رہے ہیں کہ ضعیف حدیث بیان کرتے ہوئے اس کی استنادی حیثیت واضح کردی جائے، نیز ان ضعیف احادیث میں بھی اخذ وانتخاب کیا جائے۔ فضائل اعمال میں ضعیف احادیث بیان کرتے ہوئے خیال رکھا جائے کہ ضعف شدید نہ ہو، راوی کذاب یا متہم بالکذب نہ ہو، روایت میں فحش غلطیاں نہ کرتا ہو، نیز حدیث کا موضوع عمومی اصول اور قاعدہ کلیے سے متصادم نہ ہو۔

یہ بھی واضح رہے کہ امام بخاری، امام مسلم، یحییٰ بن معین، ابن حزم، قاضی ابوبکر ابن العربی، ابوشامہ، ابن تیمیہ اور ابن قیم جیسے بزرگ (جنہیں حدیث میں تلبیس وتدلیس کرنے والوں سے سابقہ پڑا، اور ان کے ذریعے پیدا ہونے والے بگاڑ سے آگاہی ہوئی) ضعیف حدیث پر عمل کی بنیاد رکھنے کو جائز نہیں سمجھتے، اور یہ سب کچھ ان بزرگوں کے آثار میں موجود ہے، امر واقعہ یہ ہے کہ ضعیف احادیث کی روایت میں افراط سے دین کا توازن متاثر ہوا ہے۔

جناب مؤلف نے ہر جلد کے آغاز میں جہاں متعلقہ جلد کے محتویات پر گفتگو کی ہے، وہیں ''شمائل کبریٰ'' کے اس وصف کی طرف اشارہ کیا ہے کہ کتاب اپنے موضوع پر ''نہایت ہی جامع اور مکمل'' ہو، غالباً یہی جامعیت اور کاملیت انہیں مجبور کرتی رہی ہے کہ قرآن مجید اور صحاح ستہ کی احادیث کے ساتھ ضعیف روایات کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ اگر وہ صرف صحیح اور حسن احادیث پر مشتمل شمائل نبویہ کا مستند مجموعہ تیار کرتے، چاہے وہ ضعیف احادیث کے بغیر اتنا جامع اور مکمل نہ بھی ہوتا، تو موجودہ دورِ فتن میں زیادہ موزوں رہتا، اب جب کہ شمائل کبریٰ پر کام آگے بڑھ رہا ہے اور مقبول بھی ہورہا ہے، تو جناب مؤلف سے کم از کم یہ توقع رکھنا غلط نہ ہوگا کہ اسنادِ حدیث کی حیثیت سے وہ احادیث بیان کرتے ہوئے ان کا درجہ استناد بتاتے چلے جائیں۔

جہاں تک جناب مؤلف کی محنت اور استقصا کا تعلق ہے، وہ مبارک باد کے مستحق ہیں، البتہ بعض

جگہ احادیث وآثار کے بیان میں تکرار پایا جاتا ہے، نیز مشکوٰۃ المصابیح، کنز العمال یا سیرت الشامی جیسے ثانوی مراجع سے استفادہ چنداں مناسب نظر نہیں آتا، جب کہ اول الذکر دو کتابیں مستند مجموعہ ہائے احادیث کا انتخاب ہیں، اور سیرت الشامی میں ہر طرح کی رطب و یابس روایات جمع کر دی گئی ہیں، زبان و بیان میں سلاست اور بالخصوص آقائے دو جہاں ﷺ کی ذاتِ گرامی سے الفت ومحبت کا اظہار از حد دل کش ہے۔

زمزم پبلشرز کے کار پرداز پروف خوانی پر خاصی توجہ دیتے ہیں، تاہم اگر پہلے ایک دو پروف پڑھے جاتے ہیں تو ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک اور پروف کا اضافہ کرلیا جائے، بالخصوص عربی عبارات زیادہ توجہ چاہتی ہیں۔ السیرہ کے صفحات اس بات کے متحمل نہیں کہ پروف کی جملہ اغلاط کی ایک ایک کر کے نشان دہی کی جائے، کتاب کی طباعت عمومی دینی کتابوں کے مروجہ معیار سے بہتر ہے۔

نام کتاب: شرح شمائل ترمذی

مؤلف: مولانا عبدالقیوم حقانی

صفحات: جلد اول ۶۳۸، ج دوم ۵۸۲

قیمت: درج نہیں۔

ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، نوشہرہ، سرحد

تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمٰن، (کراچی)

سیرت طیبہ میں شمائل نبوی ایسا موضوع ہے جو خصوصیت کے ساتھ سیرت نگاروں کی توجہ کا مرکز رہا ہے، پھر شمائل کے موضوع پر لکھی گئی کتب میں ابتدا ہی سے شمائل ترمذی کو جو اہمیت اور مقام حاصل رہا ہے وہ بھی اہل علم سے پوشیدہ نہیں، شمائل ترمذی کی مقبولیت پر مدارس دینیہ کے نصاب میں اس کی شمولیت کے سبب اس کا شمار ان مخدوم کتب میں ہوتا ہے جن کی کثرت سے شرحیں لکھی گئی ہیں، اور جن پر کام کرنا اہل قلم کے لئے ہمیشہ باعث اعزاز وافتخار رہا ہے۔

شمائل ترمذی کی لکھی گئی شرح کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ وہ شروحات جو درسی ضرورتوں کی تکمیل کی غرض سے تحریر کی گئی ہیں۔

۲۔ وہ شروح جن کی تحریر وترتیب درسی اغراض سے ہٹ کر کی گئی ہے۔